بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ طحاویہ (اردو)

تالیف

امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ

ترجمہ: فرید احمد کاوی نظرثانی: حافظ طاہر اسلام عسکری

ناشر

مجلس التحقیق الاسلامی 99 جے ماڈل ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❋❋❋ تنبیہ ❋❋❋

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

العقیدۃ الطحاویہ

مختصر حالات امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ

سلسلہ نسب:

ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان بن جواب الازدی الطحاوی۔

صحرائے مصر کی ایک بستی کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے طحاوی نام سے مشہور ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سن ۲۳۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔

سن بلوغ کو پہنچے تو تحصیل علم کے لیے مصر منتقل ہوئے۔ ابتداء میں اسماعیل بن یحیٰ المازنی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا۔ جیسے ہی علم میں وسعت پیدا ہوتے گئے ویسے ہی مسائل فقہیہ میں انہماک بڑھتا گیا، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قریب تین سو شیوخ واساتذہ سے کسب فیض اور تربیت علم و عمل پائی۔

مصر میں موجود اور نووارد تمام علماء کی خدمت میں جا پہنچتے اور تبادلہ خیال کرتے،

علامہ بن یونس آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، جید، عالم فقیہ اور ایسے دانشمند انسان تھے کہ ان کی مثال نہیں۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فقیہ، محدث، حافظ، معروف شخصیت، ثقہ راوی، جید عالم اور زیرک انسان تھے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے طرز استدلال سے بہت زیادہ متاثر تھے اس لیے عمر بھر مسلک حنفی کی نشر و اشاعت کرتے رہے، اسی بنا پر اپ کو حنفی مسلک کا بہت بڑا وکیل سمجھا جاتا تھا۔

تصانیف:

العقيدة الطحاوية، معاني الآثار، مشكل الآثار، أحكام القرآن، المختصر، الشروط، شرح الجامع الكبير، شرح الجامع الصغير، النوادر الفقهية، الردّ على أبي عبيد، الردّ على عيسى بن أبان

ذی القعدۃ ۳۲۱ھ بروز جمعرات آپ نے وفات پائی، اور قرافہ نامی بستی میں دفن کیے گئے، رحمه الله رحمة واسعة

فرید احمد کاوی

مدرس، جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

بسم الله الرحمن الرحيم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبه نستعين	ہم خداوند قدوس ہی سے مدد چاہتے ہیں۔
الحمد لله رب العالمين	جمیع حمد اس اللہ کے لیے ہیں، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔
قال العلامة حجة الإسلام أبو جعفر الوراق الطحاوي بمصر رحمه الله :	حجۃ الاسلام امام ابو جعفر وراق طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
هذا ذكر بيان عقيدة أهل السنة والجماعة ، على مذهب فقهاء الملة : أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي ، وأبي يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصاري، وأبي عبد الله محمد بن الحسن الشيباني رضوان الله عليهم أجمعين ؛ وما يعتقدون من أصول الدين ، ويدينون به رب العالمين.	یہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کا بیان ہے، جسے ملت اسلامیہ کے فقہائے عظام امام؛ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم اور امام ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طریق پر ذکر کیا جاتا ہے۔ انہی باتوں کا دین کے اصول کے طور پر وہ عقیدہ رکھتے تھے اور رب العالمین کے بارے میں ان کا یہی دین وایمان تھا۔
نقول في توحيد الله معتقدين بتوفيق الله :	اللہ کے توفیق کے ہم توحید باری تعالی میں اپنا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں:
١. إن الله واحد لا شريك له	۱. بلاشبہ اللہ تعالی ایک ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔
٢. ولا شيء مثله	۲. کوئی شے اس کی مثل نہیں۔
٣. ولا شيء يعجزه	۳. کوئی چیز اس کو عاجز کرنے والی نہیں۔
٤. ولا إله غيره	۴. اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
٥. قديم بلا ابتداء ، دائم بلا انتهاء	۵. وہ قدیم ہے، اس کی کوئی ابتدا نہیں۔ وہ دائمی ہے، اس کو کوئی انتہا نہیں۔
٦. لا يفنى ولا يبيد	۶. وہ فنا ہونے والا اور مٹنے والا (مرنے یا ختم ہونے والا) نہیں۔
٧. ولا يكون إلا ما يريد .	۷. دنیا میں وہی کچھ ہوتا ہے، جس کا وہ ارادہ کرتا ہے۔
٨. لا تبلغه الأوهام ، ولا تدركه الأفهام	۸. انسانی وہم وفکر اس کی حقیقت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے، نہ ہی انسانی فہم اس کی ذات کا ادراک کر سکتی ہے۔
٩. ولا يشبه الأنام	۹. وہ مخلوق کے مشابہ نہیں۔
١٠. حي لا يموت، قيوم لا ينام .	۱۰. وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی، وہ محافظ ہے اسے نیند نہیں آتی۔
١١. خالق بلا حاجة، رازق بلا مؤنة	۱۱. وہ (تنہا) سب کا خالق ہے، (اور یہ سب کو پیدا کرنا ان میں سے) کسی کے محتاج ہونے کی وجہ سے نہیں۔ بدون کلفت وہ سب کو روزی

	دینے والا ہے۔
١٢. مميت بلا مخافة، باعث بلا مشقة .	١٢. وہ بے خوف و خطر سب کو موت دینے والا ہے ، اور دوبارہ سب کو پیدا کرنے والا ہے بلا مشقت۔
١٣. ما زال بصفاته قديما قبل خلقه ، لم يزدد بكونهم شيئا لم يكن قبلهم من صفاته، وكما كان بصفاته أزليا كذلك لا يزال عليها أبديا	١٣. وہ اپنی جمیع صفات کے ساتھ تخلیق عالم کے قبل ہی سے متصف ہے ۔ مخلوقات کی تخلیق سے اس کی صفات میں ایسی کوئی چیز زیادہ نہیں ہوئی جو پہلے نہ تھی، وہ جس طرح اپنی صفات کے ساتھ ازل سے ہے، اسی طرح ان صفات سے ابد تک متصف رہے گا۔
١٤. ليس بعد خلق الخلق استفاد اسم الخالق ولا بإحداث البرية استفاد اسم الباري	١٤. "خالق" کی صفت سے اس کا اتصاف تخلیق کے بعد سے نہیں، (بلکہ پہلے سے ہے) اسی طرح "باری" کی صفت سے اتصاف بریت (مخلوق) کو پیدا کرنے کے بعد سے نہیں، (بلکہ پہلے سے ہے)۔
١٥. له معنى الربوبية ولا مربوب، ومعنى الخالقية ولا مخلوق	١٥. "ربوبیت" کی صفت سے وہ تب سے متصف ہے، جب کہ کوئی مربوب (تربیت پانے والا) نہ تھا اور "خالق" کی صفت سے تب سے متصف ہے جب کہ کوئی مخلوق پیدا بھی نہ کی گئی تھی۔
١٦. وكما أنه محيي الموتى بعد ما أحيا استحق هذا الاسم قبل إحيائهم ، كذلك استحق اسم الخالق قبل إنشائهم	١٦. ہ جس طرح کسی مردے کو زندہ کرنے کے وجہ سے "محی" (زندہ کرنے والا) کہا جاتا ہے اسی طرح اس (صفتی) نام سے زندہ کرنے سے قبل بھی متصف ہے۔ اور اسی طرح "خالق" کا (صفتی) نام بھی تخلیق سے قبل ہی اس کو حاصل ہے۔
١٧. ذلك بأنه على كل شيء قدير ، وكل شيء إليه فقير ، وكل أمر عليه يسير، لا يحتاج إلى شيء، ﴿ ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ﴾	١٧. اور یہ سب کچھ اس لیے کہ وہ تمام چیزوں پر (پہلے سے) قادر ہے، اور تمام اشیاء (وجود میں) اسی کی محتاج ہیں۔ اور یہ سب کچھ کرنا اس پر سہل ہے، اور وہ کسی چیز کا محتاج و ضرورت مند بھی نہیں۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سمیع و بصیر ہے۔
١٨. خلق الخلق بعلمه	١٨. مخلوق کو اسی طرح پیدا کیا جیسا کہ وہ جانتا (اور چاہتا) تھا۔
١٩. وقدر لهم أقدارا	١٩. اور ان کی تقدیریں مقدر فرمائیں۔
٢٠. وضرب لهم آجالا	٢٠. مدت حیات کی تعیین فرمائی۔
٢١. لم يخفَ عليه شيء قبل أن يخلقهم ، وعلم ما هم عاملون قبل أن يخلقهم	٢١. اللہ تعالی پر کوئی شے اس کی تخلیق سے قبل بھی پوشیدہ نہ تھی۔ اور جو کچھ یہ کرنے والے ہیں، وہ اسے تخلیق کے قبل ہی سے جانتا ہے۔

٢٢. وأمرهم بطاعته، ونهاهم عن معصيته	۲۲. تمام کو اس نے اپنی فرماں برداری کا حکم دیا ہے ، اور نافرمانی سے منع فرمایاہے۔
٢٣. وكل شيء يجري بتقديره ومشيئته ، مشيئته تنفذ لا مشيئَةَ لِلْعِبَادِ إلا ما شاء لهم ، فما شاء لهم كان ، وما لم يشأ لم يكن .	۲۳. اور ہر شیٔ اس تقدیر اور مشیت کے مطابق ہی چلتی ہے۔ اور (ہر جگہ) اسی کی مشیت (ارادہ) کار فرما ہے، نہ کہ بندوں کی مشیت و ارادہ۔ ہاں کچھ کسی بندے کے بارے میں اللہ چاہے، تو جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے، اور جس کچھ وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔
٢٤. يهدي من يشاء ، ويعصم ويعافي فضلا ، ويضل من يشاء ، ويخذل ويبتلي عدلا،	۲۴. جس کو چاہے وہ ہدایت دیتا ہے، اور اپنے فضل سے عافیت و حفاظت دیتا ہے ، اور جسے چاہے وہ گمراہ کرتا ہے اور انصاف کے ساتھ ذلیل و مبتلائے (عذاب) کرتا ہے۔
٢٥. وكلهم يتقلبون في مشيئته بين فضله وعدله	۲۵. اور اس طرح تمام ہی لوگ اس کے ارادے کے مطابق اس کے فضل و عدل میں دائر ہیں۔
٢٦. وهو متعال عن الأضداد والأنداد	۲۶. اللہ تعالی اپنے ہمسروں اور ہم مثل اضداد سے پاک ہے، (یعنی کوئی ہمسر و ضد نہیں)
٢٧. لا رادَّ لقضائه ، ولا معقب لحكمه ، ولا غالب لأمره	۲۷. کوئی اس کے فیصلہ کو رد کرنے والا نہیں، اور نہ کوئی کسی بات پر اس کی گرفت کرنے والا ہے، اور نہ ہی کسی کو اس کے بر خلاف غلبہ حاصل ہے۔
٢٨. آمنا بذلك كله ، وأيقنا أن كلا من عنده .	۲۸. ہم کلیۃ (مکمل) اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا یقین کامل ہے کہ ہر چیز اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔
٢٩. وأن محمدا عبده المصطفى ، ونبيه المجتبى ، ورسوله المرتضى	۲۹. محمد ﷺ یقیناً اس کے منتخب بندے، خاص نبی، اور پسندیدہ رسول ہیں۔
٣٠. وأنه خاتم الأنبياء ، وإمام الأتقياء ، وسيد المرسلين، وحبيب رب العالمين	۳۰. وہ خاتم النبیین ہیں، تمام متقیوں (نیکوں) کے امام، نبیوں کے سردار، اور پروردگار عالم کے محبوب ہیں۔
٣١. وكل دعوى النبوة بعده فغيٌّ وهوى	۳۱. آپ کے بعد کسی قسم کا دعوی نبوت گمراہی اور نفس پرستی ہے۔
٣٢. وهو المبعوث إلى عامة الجن، وكافة الورى، بالحق والهدى ، وبالنور والضياء	۳۲. آپ تمام جنات اور جمیع انسانوں کے لیے دین حق، راہ ہدایت، نور ایمان اور ضیاء اسلام لے کر بطور نبی مبعوث کیے (بھیجے) گئے تھے۔
٣٣.وإن القرآن كلام الله ، منه بَدَا بلا كيفية قولا ، وأنزله على رسوله وَحْياً ، وصدقه المؤمنون على ذلك حقا ،	۳۳. قرآن کلام الہی ہے، وہ باری تعالی کی ہی فرمائی (تکلم کی) ہوئی بات ہے، اس کی کوئی کیفیت متعین نہیں، اپنے رسول پر بطریق وحی نازل

وأيقنوا أنه كلام الله تعالى بالحقيقة ، ليس بمخلوق ككلام البرية ، فمن سمعه فزعم أنه كلام البشر فقد كفر ، وقد ذمه الله وعابه ، و أوعده بسقر ، حيث قال تعالى ﴿ سأصليه سقر ﴾ ، فلما أوعد الله بسقر لمن قال ﴿ إن هذا إلا قول البشر ﴾ علمنا وأيْقَنَّا أنه قول خالق البشر ، ولا يشبه قول البشر .	فرمایا۔ اور جمیع مسلمان اس بات کی تصدیق کرتے ہیں، اور یقین رکھتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالی کا حقیقی کلام ہے ، اور مخلوق کے کلام کی طرح مخلوق نہیں؛ لہذا جو شخص قرآن سنے اور یہ کہے کہ وہ انسان کا کلام ہے تو وہ کفریہ بات کہتا ہے اور ایسے انسان کی اللہ تعالی نے برائی بیان کی ہے اور اسے جہنم (سقر) کی دھمکی دی ہے، چنانچہ قرآن میں ہے: ﴿سأصليه سقر﴾ (میں عنقریب اسے جہنم میں ڈالوں گا) اللہ کی یہ وعید اس شخص کے لیے ہے جو یہ کہتا تھا کہ ﴿ إن هذا إلا قول البشر﴾ (کہ یہ تو انسان کی باتیں ہیں)، پس ہمیں یقین ہیں کہ یہ قرآن خالق بشر کا کلام ہے، اور کسی بشر کے کلام کے مشابہ نہیں۔
٣٤. كفر من قال بالتشبيه: ومن وصف الله بمعنى من معاني البشر فقد كفر ، فمن أبصر هذا اعتبر، وعن مثل قول الكفار انزجر ، وعلم أنه بصفاته ليس كالبشر .	**۳۴.** **تشبیہ کے قائل کا کفر:** اور جو کوئی اللہ تعالی کو انسانی صفت وحالت سے متصف کرے وہ کفر کرتا ہے ، پس جس شخص نے یہ سمجھ لیا، اس نے درست کام کیا۔ اور کافروں جیسی باتیں کرنے سے بچ گیا، اور اس نے جان لیا کہ حق تعالی اپنی صفات میں کسی انسان کے مشابہ نہیں۔
٣٥. والرؤية حق لأهل الجنة بغير إحاطة ولا كيفية ، كما نطق به كتاب ربنا: ﴿ وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة ﴾ ، وتفسيره على ما أراده الله تعالى وعَلِمَه ، وكل ما جاء في ذلك من الحديث الصحيح عن الرسول صلى الله عليه وسلم فهو كما قال، ومعناه على ما أراد لا ندخل في ذلك متأولين بآرائنا ، ولا متوهمين بأهوائنا ، فإنه ما سلم في دينه إلا من سلَّم لله عز وجل ولرسوله صلى الله عليه وسلم ، ورَدَّ عِلْم ما اشتبه عليه إلى عالمه .	**۳۵.** حق تعالی کی رویت (دیدار) اہل جنت کو یقینا نصیب ہو گا۔ جس میں ذات باری تعالی کا احاطہ نہ ہو گا اور نہ کوئی کیفیت ہو گی۔ چنانچہ قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے: ﴿ وجوه يومئذ ناضرة * إلى ربها ناظرة ﴾ (بہت سے چہرے (لوگ) اس دن تروتازہ اپنے رب کو دیکھیں گے)۔ اس رویت کی کیفیت و تفصیل وہی ہو گی جیسی کہ اللہ کے علم و ارادہ میں ہے۔ اور صحیح احادیث میں اس بابت جو کچھ ہے وہ سب جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا، بر حق ہے اور اس سے رسول اللہ نے جو مطلب مراد لیا وہ سب درست ہے۔ اس مسئلہ میں ہم اپنی رائے سے تاویل و وضاحت نہیں کرتے اور نہ اپنی مرضی کے خیالات باندھتے ہیں۔ اس لیے کہ دین کی ایسی باتوں میں وہی شخص سلامت رہتا ہے جو اپنے کو اللہ و رسول کے حوالے کر دے اور ایسی مشتبہ چیزوں کی حقیقت کو اس کے جاننے والے (اللہ و رسول) کے حوالے کر دے۔
٣٦. ولا يثبت قدم الإسلام إلا على ظهر التسليم	**۳۶.** اسلام پر وہی شخص ثابت قدم رہ سکتا ہے جو قرآن و سنت کے سامنے سر

والاستسلام ، فمن رام عِلْمَ ما حُظِر عنه علمه ، ولم يقنع بالتسليم فهمه ، حجبه مرامُهُ عن خالص التوحيد ، وصافي المعرفة ، وصحيح الإيمان ، فيتذبذب بين الكفر والإيمان ، والتصديق والتكذيب ، والإقرار والإنكار ، موسوسا تائها ، زائغا شاكا ، لا مؤمنا مصدقا ، ولا جاحدا مكذبا .	تسلیم خم کرکے خود کو ان کے حوالے کر دے، لہٰذا جو شخص ایسی چیزوں کی تحقیق و خوض میں مشغول ہوگا، جس کی فہم اس کو نہیں دی گئی تو وہ توحید خالص، معرفت صافیہ اور ایمان صحیح سے دور ہی رہے گا، اور کفر و ایمان، تصدیق و تکذیب، اور اقرار و انکار میں ڈانواں ڈول، گرفتار وسوسہ، حیران و پریشان اور مبتلائے شک و تردد رہے گا۔ اور نہ تو مومن مخلص بن پائے گا نہ منکر جاحد۔
٣٧.ولا يصح الإيمان بالرؤية لأهل دار السلام لمن اعتبرها منهم بوهم ، أو تأولها بفهم ، إذا كان تأويل الرؤية وتأويل كل معنى يضاف إلى الربوبية بترك التأويل ولزوم التسليم ، وعليه دين المسلمين. ومن لم يتوَقَّ النفي والتشبيه زل ولم يصب التنزيه، فإن ربنا جل وعلا موصوف بصفات الوحدانية، منعوت بنعوت الفردانية ، ليس في معناه أحد من البرية	٣٧. جنتیوں کو دیدار الٰہی نصیب ہونے کے عقیدہ پر اس شخص کا ایمان صحیح نہ کہلائے گا، جو اس دیدار کو وہمی کہے یا اپنی فہم سے کوئی دوسری تاویل کرے۔ رویت باری تعالیٰ اور دیگر تمام صفات باری تعالیٰ میں صحیح تاویل (مطلب) یہی ہے کہ (انسانی) تاویلات کو ترک کرکے کتاب و سنت کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور یہی مسلمانوں کو دین ہے۔ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی باری تعالیٰ کا صفات کمال سے متصف ہونا اور صفات نقص سے پاک ہونا) جو شخص جناب باری تعالیٰ کی صفات کی نفی کرنے سے نہ بچا اور (اسی طرح) وہ شخص جو صفات کو مشابہ مخلوق قرار دینے سے نہ بچا وہ گمراہ ہوا اور "تنزیہ" کے راستہ پر نہ چلا۔ باری تعالیٰ یکتائی صفات سے متصف اور منفرد اوصاف کے حامل ہیں۔ مخلوق میں کوئی اس جیسی صفات والا نہیں۔
٣٨.وتعالى عن الحدود والغايات ، والأركان والأعضاء والأدوات ، لا تحويه الجهات الست كسائر المبتدعات	٣٨. باری تعالیٰ حد، انتہاء، حصے، اعضاء، اور ادوات (جوارح) سے پاک ہے۔ جہات ستہ (فوق، تحت، یمین، شمال، قدام، خلف) میں سے کوئی جہت باری تعالیٰ کا احاطہ نہیں کرتی، جیسا کہ مخلوقات کا احاطہ کرتی ہیں۔
٣٩.والمعراج حق ، وقد أُسْرِيَ بالنبي صلى الله عليه وسلم ، وعرج بشخصه في اليقظة إلى السماء ، ثم إلى حيث شاء الله من العلا ، وأكرمه الله بما شاء ، وأوحى إليه ما أوحى ، ما كذب الفؤاد ما رأى ، فصلى الله عليه وسلم في الآخرة والأولى .	٣٩. معراج حق ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں معراج کرائی گئی، اور بحالت بیداری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنفس نفیس آسمان پر لے جایا گیا، اور پھر وہاں سے جہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنی شایان شان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمایا، اور جو کچھ چاہا اس کا حکم (وحی) فرمایا: وصلی اللہ علیہ فی الاخرۃ والاولی (آپ پر درود ہو، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)
٤٠. والحوض الذي أكرمه الله تعالى به غياثا لأمته حق.	٤٠. حوض کوثر جو اکرام و اعزاز کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے،

	وہ بر حق ہے۔
٤١. والشفاعة التي ادخرها لهم حق كما روي في الأخبار	۴۱. اور وہ شفاعت بھی جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ کیا گیا ہے، بمطابق بیان حدیث وہ بھی بر حق ہے۔
٤٢. والميثاق الذي أخذه الله تعالى من آدم وذريته حق	۴۲. ازل میں اللہ تعالی نے اپنے معبود ہونے کا جو اقرار حضرت آدم اور اولاد آدم سے لیا وہ بھی حق ہے۔
٤٣. وقد علم الله تعالى فيما لم يزل عدد من يدخل الجنة، وعدد من يدخل النار جملة واحدة، فلا يزاد في ذلك العدد ولا ينقص منه	۴۳. اللہ تعالی کو ازل ہی سے جنت میں داخل ہونے والے اور جہنم میں جانے والے تمام حضرات کی تعداد کا علم ہے، اس میں نہ تو کمی ہو گی نہ زیادتی ہو گی۔
٤٤. وكذلك أفعالهم فيما علم منهم أن يفعلوه، وكلٌّ ميسر لما خلق له. والأعمال بالخواتيم، والسعيد من سعد بقضاء الله، والشقي من شقي بقضاء الله.	۴۴. یہی حال بندوں کے افعال کا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالی کو معلوم ہے کہ وہ یہ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک کے لیے وہ کام جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا آسان کر دیا گیا۔ اور ہر عمل کا (مقبول و غیر مقبول ہونے) اعتبار اس کے خاتمہ سے ہو گا۔ نیک بخت وہ ہے جس کے نیک بخت ہونے کا اللہ نے فیصلہ کر دیا، اور بد بخت بھی وہ جس کے بد بخت ہونے کا اللہ نے فیصلہ کر دیا۔
٤٥. وأصل القدر سر الله تعالى في خلقه، لم يطلع على ذلك ملك مقرب ولا نبي مرسل، التعمق والنظر في ذلك ذريعة الخذلان، وسلم الحرمان، ودرجة الطغيان، فالحذر كل الحذر من ذلك نظرا وفكرا ووسوسة، فإن الله تعالى طوى علم القدر عن أنامه، ونهاهم عن مرامه، كما قال الله تعالى في كتابه ﴿ لا يسئل عما يفعل وهم يسئلون ﴾ فمن سأل: لِمَ فعل؟ فقد ردّ حكم الكتاب، ومن رد حكم الكتاب كان من الكافرين	۴۵. مخلوق کے بارے میں نوشتہ تقدیر در اصل الہ تعالی کا ایک بھید ہے، جس سے نہ تو کوئی مقرب فرشتہ واقف ہے نہ کوئی رسول۔ اس بارے میں فکر و گہرائی میں جانے کی کوشش درماندگی اور اصول اسلام سے برگشتگی کا سبب ہے۔ لہذا اس بارے میں فکر و نظر اور خیال و وہم سے بھی دور رہیے، اللہ رب العزت نے علم تقدیر کو اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے اور مخلوق کو اس کے درپے ہونے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: اللہ جو کرے اس بارے میں سوال نہیں کیا جاتا اور ہاں! لوگوں سے باز پرس ہو گی۔ پس جو دریافت کرے کہ یہ اللہ نے کیوں کیا؟ اس نے اس حکم قرآنی کو نہ مانا، اور جو حکم قرآنی کو نہ مانے وہ کافر ہے۔
٤٦. فهذا جملة ما يحتاج إليه من هو منور قلبه من أولياء الله تعالى، وهي درجة الراسخين في العلم؛ لأن العلم علمان: علم في الخلق موجود، وعلم في	۴۶. یہ کچھ ضروری باتیں تھیں، اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کے لیے جن کے قلوب روشن ہیں، یہ لوگ راسخین فی العلم کے مرتبہ پر فائز ہیں، کیوں کہ علم کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ علم جو مخلوق کو دیا گیا، اور دوسرا وہ جو مخلوق

الخلق مفقود ، فإنكار العلم الموجود كفر ، وادعاء العلم المفقود كفر ، ولا يثبت الإيمان إلا بقبول العلم الموجود وترك طلب العلم المفقود	میں مفقود ہے (یعنی نہیں دیا گیا)۔ پس موجود علم کا انکار کفر ہے اور مفقود علم میں رسائی کا دعوی بھی کفر ہے۔ اور ایمان تب ہی سلامت رہ سکتا ہے جب موجود کو مانا جائے اور مفقود کی طلب کو ترک کر دیں۔
٤٧. ونؤمن باللوح والقلم ، وبجميع ما فيه قَدْ رُقِم ، فلو اجتمع الخلق كلهم على شيء كتبه الله تعالى فيه أنه كائن ليجعلوه غير كائن لم يقدروا عليه ، ولو اجتمعوا كلهم على شيء لم يكتبه الله تعالى فيه ليجعلوه كائنا لم يقدروا عليه ، جف القلم بما هو كائن إلى يوم القيامة ، وما أخطأ العبد لم يكن ليصيبه ، وما أصابه لم يكن ليخطئه	۴۷. ہم لوح و قلم اور جو کچھ اس میں لکھا ہے، اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ نے جس چیز کے ہونے کو لکھ دیا، تو ساری مخلوق جمع ہو کر بھی اس کو نہ ہونے والی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح ساری مخلوق جمع ہو کر جس چیز کے ہونے کو نہیں لکھا، اس کے ہونے والی بنا دینا چاہیں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب لکھ کر قلم تقدیر خشک ہو چکا۔ (یعنی یہ کام تمام ہو چکا) بندے نے جو کچھ خطا کی وہ اس میں درستگی کو پانے والا بھی نہ تھا ، اور جہاں اس نے درستگی دکھائی وہ وہاں خطا کرنے والا بھی نہ تھا۔
٤٨. وعلى العبد أن يعلم أن الله قد سبق علمه في كل كائن من خلقه ، فقدر ذلك تقديرا محكما مبرما ، ليس فيه ناقض ولا معقب ، ولا مزيل ولا مغير ، ولا ناقص ولا زائد من خلقه في سماواته وأرضه ، وذلك من عقد الإيمان وأصول المعرفة ، والاعتراف بتوحيد الله تعالى وربوبيته ، كما قال تعالى في كتابه ﴿ وخلق كل شيء فقدره تقديرا ﴾، وقال تعالى: ﴿ وكان أمر الله قدرا مقدورا ﴾ فويل لمن صار لله تعالى في القَدَرِ خصيما ، وأحضر للنظر فيه قلبا سقيما ، لقد التمس بوهمه في محض الغيب سرا كتيما ، وعاد بما قال فيه أفاكا أثيما	۴۸. بندے کو یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالی کو اس کی مخلوقات میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کا علم ہے۔ یہ اللہ تعالی کی تقدیر مبرم (پختہ) ہے اور آسمان وزمین میں نہ کوئی اس کا مخالف ہے نہ باز پرس کرنے والا، نہ کوئی اس کو ختم کر سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے، نہ کوئی کم کر سکتا ہے نہ زیادہ۔ عقیدہ ایمان ، اصول معرفت ، اوراعتراف توحید اور اقرار ربوبیت کے لیے یہ سب ضروری ہے، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "اللہ تعالی نے تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے، اور ہر ایک کی تقدیر متعین کر دی ہے۔" نیز اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا ہے: " اور اللہ تعالی کا حکم مقدر کردہ تقدیر کی طرح ہے۔" پس جو کوئی تقدیر کے باب میں اللہ تعالی کا مقابل ہوا اور اپنی ناقص فہم (بیمار دل) سے اس میں غور وفکر کرے اس کے لیے بربادی ہے۔ ایسا شخص اپنے خیالات سے تلاشِ غیب میں مخفی راز دریافت کرنا چاہتا ہے، اور اپنی تمام باتوں میں گنہ گار کذاب ثابت ہو گا۔
٤٩. والعرش والكرسي حق	۴۹. عرش و کرسی برحق ہے۔
٥٠. وهو مستغن عن العرش وما دونه	۵۰. اور اللہ تعالی عرش اور دوسری چیزوں سے بھی مستغنی ہے،
٥١. محيط بكل شيء وفوقه ، وقد أعجز عن الإحاطة خلقه	۵۱. ہر چیز پر محیط اور بالا وبرتر ہے، اور اللہ تعالی کے احاطہ سے اس کی مخلوق عاجز ہے۔

٥٢. ونقول إن الله اتخذ إبراهيم خليلا ، وكلم الله موسى تكليما ، إيمانا وتصديقا وتسليما	۵۲. ہم ایمان، تصدیق اور تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، اور حضرت موسی علیہ کو شرف کلام سے نوازا۔
٥٣. ونؤمن بالملائكة والنبيين والكتب المنزلة على المرسلين ، ونشهد أنهم كانوا على الحق المبين	۵۳. ہم ملائکہ ، انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل شدہ کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ تمام انبیاء حق پر تھے۔
٥٤. ونسمي أهل قبلتنا مسلمين مؤمنين ، ما داموا بما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم معترفين ، وله بكل ما قاله وأخبر مصدقين	۵۴. ہماری طرح کعبہ کو قبلہ سمجھنے والوں کو ہم مسلمان کہیں گے جب کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کا اعتراف کرے، اور جو کچھ آپ نے فرمایا اور خبر دی اس کی تصدیق کرے۔
٥٥. حرمة الخوض في ذات الله ، والجدال في دين الله وقرآنه	۵۵. ذات باری میں بحث و نظر اور دین خداوندی اور قرآن کریم میں جدل و مناظرہ کی حرمت۔
٥٦. ولا نخوض في الله ، ولا نماري في دين الله ، ولا نجادل في القرآن ، ونشهد أنه كلام رب العالمين نزل به الروح الأمين ، فعلمه سيد المرسلين ، محمدا صلى الله عليه وسلم ، وهو كلام الله تعالى لا يساويه شيء من كلام المخلوقين ، ولا نقول بخلقه، ولا نخالف جماعة المسلمين .	۵۶. ہم ذات خداوندی (کی حقیقت دریافت کرنے) میں غور وفکر نہیں کرتے، نہ دین خداوندی میں بحث کرتے ہیں ،نہ در بارہ قران مجادلہ (نزاع) کرتے ہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ قرآن رب العالمین کا کلام ہے، جو حضرت جبرئیل علیہ السلام لے کر نازل ہوئے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو سکھلایا۔ یہ قران اللہ تعالی کا کلام ہے، مخلوق کا کلام اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ ہم نہ کلام الہی کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں، نہ ایسا کہہ کر جماعت مسلمین کی مخالفت کرتے ہیں۔
٥٧. ولا نكفر أحدا من أهل القبلة بذنب، ما لم يستحله	۵۷. کسی اہل قبلہ کو گناہ کرنے کی وجہ سے کافر نہ کہیں گے، جب تک کہ وہ اس گناہ کے فعل کو حلال نہ سمجھیں۔
٥٨. ولا نقول : لا يضر مع الإيمان ذنب لمن عمله	۵۸. ہم اس بات کے قائل نہیں کہ ایمان والے کو گناہ کوئی نقصان نہیں کرتا۔
٥٩. نرجو للمحسنين من المؤمنين أن يعفو عنهم ، ويدخلهم الجنة برحمته ، ولا نأمن عليهم ، ولا نشهد لهم بالجنة ، ونستغفر لمسيئهم ، ونخاف عليهم ولا نقنّطهم	۵۹. نیکوکاروں کے لیے ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ ان کو معاف فرما دے، اور اپنی رحمت سے داخل جنت کر دے، البتہ اس کا یقین نہیں اور اور نہ جنت کی ہم گواہی دیتے ہیں۔ ان کے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں، اور ان کے بارے عذاب کا خوف کرتے ہیں اور مغفرت سے ناامید بھی نہیں۔
٦٠. والأمن والإياس ينقلان عن ملة الإسلام ، وسبيل الحق بينهما لأهل القبلة	۶۰. گناہ کے باوجود عذاب سے اطمینان اور معافی سے مایوسی آدمی کو مذہب اسلام سے خارج کر دیتی ہے اور اہل قبلہ کی راہِ حق اس امید وناامیدی کے

	درمیان ہے۔
٦١. ولا يخرج العبد من الإيمان إلا بجحود ما أدخله فيه	٦١. بندہ ایمان سے اس وقت تک نہیں نکلے گا، جب تک ان چیزوں کا انکار نہ کرے جس کے تسلیم سے وہ ایمان میں داخل سمجھا جاتا ہے۔
٦٢. والإيمان : هو الإقرار باللسان ، والتصديق بالجنان	٦٢. ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے تسلیم کرنے کا نام ہے۔[1] (یعنی دونوں باتوں کا ہونا ضروری ہے۔)
٦٣. وجميع ما صح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الشرع والبيان كله حق	٦٣. اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی وضاحت فرمائی وہ سب برحق ہے۔
٦٤. والإيمان واحد ، وأهله في أصله سواء ، والتفاضل بينهم بالخشية والتقى ، ومخالفة الهوى ، وملازمة الأولى	٦٤. اور ایمان ایک ہی جامع چیز کا نام ہے، اور سب ہی مومن اصل ایمان میں برابر ہیں۔ہاں! خشیت، تقوی، گناہوں سے اجتناب اور نیکیوں پر پابندی کے اعتبار سے ہر ایک میں درجہ بندی ہے۔
٦٥. والمؤمنون كلهم أولياء الرحمن ، وأكرمهم عند الله أطوعهم وأتبعهم للقرآن	٦٥. مومنین تمام اللہ کے ولی ہیں ، اور سب سے مکرم اللہ کے نزدیک زیادہ فرمابردار اور قرآن کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔
٦٦. والإيمان : هو الإيمان بالله ، وملائكته ، وكتبه ، ورسله ، واليوم الآخر ، والقدر خيره وشره ، وحلوه ومره من الله تعالى	٦٦. اور ایمان نام ہے اللہ تعالی کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی نازل کردہ کتابوں کو، اس کے رسولوں کو، آخرت کے دن کو ماننے کا اور اچھی بری، تلخ و شیریں، تقدیر کو خدا کی طرف سے تسلیم کرنے کا۔
٦٧. ونحن مؤمنون بذلك كله ، لا نفرق بين أحد من رسله ، ونصدقهم كلهم على ما جاؤوا به	٦٧. ہم ان تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔(یعنی کسی کو نبی مانے اور کسی کو نہ ماننے کی تفریق نہیں کرتے) اور جو بھی خدا کی تعلیمات انہوں نے پیش کی ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔
٦٨. وأهل الكبائر من أمة محمد صلى الله عليه وسلم في النار لا يخلدون ، إذا ماتوا وهم موحدون ، وإن لم يكونوا تائبين ، بعد أن لقوا الله عارفين مؤمنين. وهم في مشيئته وحكمه : إن شاء غفر لهم وعفا عنهم بفضله ، كما ذكر عز وجل في كتابه : ﴿ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء﴾ . وإن شاء عذبهم	٦٨. امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لوگ جنہوں نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، وہ جہنم میں جائیں گے، لیکن توحید کے قائل ہونے اور ایمان پر مرنے کی صورت میں وہ جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے۔چاہے وہ توبہ کیے بغیر مرے ہوں۔ایسے لوگ اللہ کی تعالی کی مشیت اور حکم کے تابع ہوں گے، اگر اللہ چاہے تو ان مغفرت فرمادے اور اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیں۔ چنانچہ قرآن میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "وہ شرک کے

(ا) یہ تعریف ناقص ہے اہل سنت کے نزدیک عمل بھی ایمان کا رکن ہے۔ ط.ا

في النـار بعـدله ، ثـم يخـرجهم منهـا برحمتـه ، وشـفاعة الشـافعين مـن أهـل طاعتـه ، ثـم يبعـثهم إلى جنتـه ، وذلك بأن الله تعالى تـولى أهـل معرفتـه ، ولـم يجعلهـم في الدارين كأهل نكـرتـه ؛ الذيـن خـابوا مـن هدايتـه، ولـم ينـالوا مـن ولايتـه ، اللّٰهُمَّ يـا ولي الإسـلام وأهلـه ثبتنا على الإسلام حتى نلقاك به .	علاوہ جو گناہ بھی چاہے گا بخش دے گا"۔ اور اگر اللہ تعالی چاہے تو ان کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے جہنم میں عذاب دیں، اور سزا بھگت لینے کے بعد اپنے رحم و کرم سے یا نیکو کاروں کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیں۔ اللہ تعالی نے اہل ایمان کو دنیا و اخرت میں ان منکرین و کفار سے جدا قرار دیا ہے، جو ہدایت یافتہ نہیں اور نہ خدا کی مدد کے حق دار ہیں۔ اے اللہ! اے اسلام اور مسلمانوں ولی! ہمیں اسلام پر ثابت قدم رکھ، تا آنکہ ہم تجھ سے ملاقات کریں۔
٦٩. ونرى الصلاة خلف كل بـر وفـاجر مـن أهـل القبلـة ، و على من مات منهم	٦٩. ہم تمام مسلمانوں کے پیچھے، چاہے وہ نیک ہو فاسق ہو، نماز پڑھنے کو درست سمجھتے ہیں ۔ اسی طرح نیک اور فاسق تمام کی نماز جنازہ پڑھے جانے کو ضروری سمجھتے ہیں۔
٧٠. ولا ننزل أحدا منهم جنة ولا نارا ، ولا نشهد عليهم بكفر ولا بشرك ولا بنفاق، ما لم يظهر منهم شيء من ذلك ، ونَذَرُ سرائرهم إلى الله تعالى	٧٠. کسی نیک و بد کے بارے میں جنت یا جہنم کا فیصلہ ہم نہیں کرتے، ایسے کسی شخص کے بارے میں کفر، یا نفاق یا شرک کی گواہی بھی نہیں دیتے، جب تک کہ اس سے اس قبیل کی کوئی بات ظاہر نہ ہو، اور ان کے پوشیدہ احوال کو اللہ کے حوالے کرتے ہیں۔
٧١. ولا نـرى السـيف على أحـد مـن أمـة محمـد صـلى الله عليه وسلم إلا من وجب عليه السيف	٧١. کسی مسلمان کو ہم واجب القتل نہیں سمجھتے، جب تک کہ وہ واجب القتل قرار نہ دیا جائے۔
٧٢. ولا نــرى الخــروج على أئمتنــا وولاة أمورنــا وإن جــاروا ، ولا نــدعوا علــيهم ولا نــنزع يــدا مــن طــاعتهم ، ونـرى طـاعتهم مـن طاعـة الله عـز وجـل فريضــة ، مــا لــم يــأمروا بمعصــية ، ونــدعو لهــم بالصلاح والمعافاة	٧٢. اپنے امام اور حکام کے خلاف بغاوت کو ہم درست نہیں سمجھتے، چاہے وہ ظلم کریں، نہ ان کے بارے میں بد دعا کریں گے نہ ان کی اطاعت کو چھوڑیں گے جب تک کہ وہ ہم کو کسی معصیت کا حکم نہ دیں، ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت سمجھی جائے گی۔ (اور وہ خود ظالم و بدکار ہوں تو) ان کے لیے اللہ سے اصلاح و عفو کی دعا کرتے رہیں گے۔
٧٣.ونتبـع السـنة والجماعـة ، ونجتنـب الشـذوذ والخـلاف والفرقة	٧٣. ہم سنت رسول اور جماعت مسلمین کے طریقہ پر چلنے کا عہد کرتے ہیں، جدا گانہ راہ و رائے اختیار کرنے، اختلاف کرنے اور تفرقہ بازی سے دو رر ہتے ہیں۔
٧٤. ونحـب أهـل العـدل والأمانـة ، ونـبغض أهـل الجـور والخيانة	٧٤. ہم عدل و امانت والوں کو پسند کرتے ہیں، اور ظلم و خیانت کرنے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔

٧٥. ونقول : الله أعلم فيما اشتبه علينا علمه	۷۵. جن چیزوں کا علم ہم پر مشتبہ ہے، اس بارے میں ہمارا کہنا یہی ہے کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔
٧٦. ونرى المسح على الخفين في السفر والحضر ، كما جاء في الأثر	۷۶. سفر و حضر میں مسح علی الخفین کو جائز سمجھتے ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں اس کا بیان ہے۔
٧٧. والحج والجهاد ماضيان مع أولي الأمر من المسلمين، بَرِّهِمْ وفاجرهم إلى قيام الساعة ، لا يبطلهما شيء ولا ينقضهما	۷۷. فریضہ حج اور جہاد مسلمانون کے امیر کی زیر قیادت چاہے وہ نیک ہو بد، قیامت تک جاری رہیں گے۔ کوئی چیز اسے منسوخ نہیں کر سکتی۔
٧٨. ونؤمن بالكرام الكاتبين ، فإن الله قد جعلهم علينا حافظين	۷۸. ہم کراماکاتبین کے ہونے پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اللہ تعالی نے ان کو ہم پر نگران مقرر کیا ہے۔
٧٩. ونؤمن بملك الموت الموكل بقبض أرواح العالمين	۷۹. ملک الموت کے بارے میں بھی ہم کو یقین ہے، جنہیں اہل جہاں کی ارواح قبض کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے۔
٨٠. وبعذاب القبر لمن كان له أهلا ، وسؤال منكر ونكير في قبره عن ربه ودينه ونبيه ، على ما جاءت به الأخبار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وعن الصحابة رضوان الله عليهم	۸۰. ہم عذاب قبر کو بھی صحیح تسلیم کرتے ہیں ،لیکن اس کے لئے جو اس کا اہل ہو۔ ہم مردے سے قبر میں اس کے رب، اس کے دین، اور نبی کے بارے میں سوال کیے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اور صحابہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔
٨١. والقبر روضة من رياض الجنة ، أو حفرة من حفر النيران	۸۱. اور قبر مرنے والے کے لیے یا تو جنت کا ایک باغ ہوتی ہے یا دوزخ کا گڑھا۔
٨٢. ونؤمن بالبعث وجزاء الأعمال يوم القيامة ، والعرض والحساب ، وقراءة الكتاب ، والثواب والعقاب ، والصراط والميزان	۸۲. ہم قیامت میں دوبارہ پیدا کیے جانے، اعمال کا بدلہ ملنے، اللہ کے حضور پیش ہونے ، حساب و کتاب ، اعمال نامہ پیش کیے جانے ، اور اس کے مطابق ثواب و عقاب دیے جانے اور پل صراط پر سے گذرنے اور اعمال کے تولے جانے پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔
٨٣. والجنة والنار مخلوقتان ، لا تفنيان أبدا ولا تبيدان، وإن الله تعالى خلق الجنة والنار قبل الخلق ، وخلق لهما أهلا ، فمن شاء منهم إلى الجنة فضلا منه ، ومن شاء منهم إلى النار عدلا منه ، وكل يعمل لما قد فرغ له ، وصائر إلى ما خلق له	۸۳. جنت و جہنم پیدا کی جاچکی ہیں، یہ کبھی نابود نہ ہوں گیں، اور نہ پرانی ہوں گی، اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی سے جنت و جہنم کو پیدا کر لیا تھا، اور پھر ہر دو میں جانے والے انسانوں کو پیدا کیا، پس جس کو چاہا اپنے فضل سے جن کا حقدار بنایا، اور جس کو چاہا اپنے عدل و انصاف سے جہنم کا حق دار بنایا۔ ہر انسان وہی کام سرانجام دیتا ہے جس کے لئے اسے فارغ

	کر دیا گیا ہو اور اس سے وہی کچھ ہوتا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو۔
٨٤. والخير والشر مقدران على العباد	۸۴. بندے کا خیر و شر اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔
٨٥. والاستطاعة التي يجب بها الفعل من نحو التوفيق الذي لا يجوز أن يوصف المخلوق به، فهي مع الفعل، وأما الاستطاعة من جهة الصحة والوسع والتمكن وسلامة الآلات فهي قبل الفعل، وبها يتعلق الخطاب، وهو كما قال تعالى: ﴿ لا يكلف الله نفسا إلا وسعها ﴾	۸۵. اور "استطاعت فعل" بایں معنی کہ جس حاصل ہونے سے ہی بندہ کوئی کام کر سکے، اور جو بندے کے قبضہ میں نہیں سمجھی جاتی، وہ فعل کے ساتھ ساتھ انسان کو حاصل ہوتی ہے، اور استطاعت بمعنی تندرستی، گنجائش، طاقت، اور اسباب و آلات کا میسر ہونا، یہ بندے کو پہلے سے حاصل ہوتی ہے، اور اسی کی بنیاد پر بندے کو اللہ کی طرف سے کسی کام کا مکلف بنایا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ لا يكلف الله نفسا إلا وسعها ﴾، اللہ ہر ایک کو اس کی طاقت کے بقدر ہی مکلف بناتے ہیں۔
٨٦. وأفعال العباد خلق الله، وكسب من العباد	۸۶. بندوں کے افعال اللہ کے پیدا کردہ اور بندوں کے کسب کردہ ہیں۔
٨٧. ولم يكلفهم الله تعالى إلا ما يطيقون، ولا يطيقون إلا ما كلفهم، وهو تفسير لا حول ولا قوة إلا بالله، نقول: لا حيلة لأحد، ولا حركة لأحد، ولا تحول لأحد عن معصية الله إلا بمعونة الله، ولا قوة لأحد على إقامة طاعة الله والثبات عليها إلا بتوفيق الله	۸۷. اللہ نے انہیں اسی کا مکلف بنایا جس کی وہ طاقت رکھتے تھے، اور بندے اسی کی طاقت رکھتے ہیں جس کا انہیں مکلف بنایا ہے۔ چنانچہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا یہی معنی ہے، یعنی گناہ سے بچنے کا کوئی حیلہ، حرکت، اور طاقت (حول) بندے کو اللہ کی مدد کے بغیر نہیں، اور اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری کی قوۃ وقدرت بھی اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔
٨٨. وكل شيء يجري بمشيئة الله تعالى وعلمه وقضائه وقدره، غلبت مشيئته المشيئات كلها، وغلب قضاؤه الحيل كلها، يفعل ما يشاء وهو غير ظالم أبدا، تقدس عن كل سوء وحين، وتنزه عن كل عيب وشين، لا يسأل عما يفعل وهم يسألون	۸۸. ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ارادہ، علم، فیصلہ اور تقدیر کے مطابق ہی چلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی چاہت دیگر تمام کی چاہتوں پر غالب ہے، اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ دوسرے تمام کی تدبیروں پر غالب اتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اور کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ہر برائی اور خرابی سے وہ پاک ہے، اور ہر عیب اور خامی سے وہ منزہ ہے۔ قران میں ہے: وہ جو کرے اس پر باز پرس نہیں، اور اوروہاں لوگوں سے باز پرس ہو گی۔
٨٩. وفي دعاء الأحياء وصدقاتهم منفعة للأموات	۸۹. زندوں کے دعا کرنے سے اور صدقہ کرنے سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے۔
٩٠. والله تعالى يستجيب الدعوات ويقضي الحاجات	۹۰. اللہ تعالیٰ لوگوں کی دعاوں کو قبول فرماتے ہیں، ضرورتیں پوری فرماتے ہیں
٩١. ويملك كل شيء ولا يملكه شيء، ولا غنى عن الله تعالى طرفة عين، ومن استغنى عن الله طرفة	۹۱. اور تمام چیزوں کے مالک ہیں، اور اللہ کا کوئی مالک نہیں۔ پلک جھپکنے کے برابر بھی کوئی اللہ سے مستغنی نہیں، جو کوئی خود کو اللہ سے ذرہ برابر مستغنی

عين فقد كفر ، وصار من أهل الحين	سمجھے وہ کافر ہے، اور گنہ گار ہے۔
٩٢. والله يغضب ويرضى لا كأحد من الورى	۹۲. اللہ تعالی غصہ فرماتے ہیں اور خوش بھی ہوتے ہیں ، مگر اللہ کا غصہ اور رضامندی مخلوق کی طرح نہیں۔
٩٣.ونحب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا نفرط في حب أحد منهم ، ولا نتبرأ من أحد منهم ، ونبغض من يبغضهم ، وبغير الخير يذكرهم، ولا نذكرهم إلا بخير ، وحبهم دين وإيمان وإحسان، وبغضهم كفر ونفاق وطغيان .	۹۳. ہم صحابہ رسول سے محبت کرتے ہیں ، البتہ نہ کسی کی محبت میں غلو کرتے ہیں، نہ کسی سے برائت کرتے ہیں ، اور جو کوئی ان سے بغض رکھے ، اور برائی سے ان کا ذکر کرے ، ہم ان سے بغض رکھتے ہیں۔ ہم تو صحابہ کا ذکر خیر ہی سے کریں گے ۔ صحابہ سے محبت دین، ایمان اور احسان ہے، اور ان سے دشمنی کفر ونفاق اور سرکشی ہے۔
٩٤. ونثبت الخلافة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أولا لأبي بكر الصديق رضي الله عنه تفضيلا له وتقديما على جميع الأمة ، ثم لعمر بن الخطاب رضي الله عنه ، ثم لعثمان رضي الله عنه ، ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه ، وهم الخلفاء الراشدون والأئمة المهتدون	۹۴. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اولا ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت مانتے ہیں، اس لیے کہ آپ ہی پوری امت سے افضل اور مقدم ہیں۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے، پھر حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کے لیے۔ یہی چار خلفاء راشدین اور ائمہ مہدیین ہیں۔
٩٥. وأن العشرة الذين سماهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وبشرهم بالجنة نشهد لهم بالجنة ، على ما شهد لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وقوله الحق ، وهم : أبو بكر ، وعمر ، وعثمان ، وعلي ، وطلحة، والزبير ، وسعد ، وسعيد ، وعبد الرحمن بن عوف ، وأبو عبيدة ابن الجراح ؛ وهو أمين هذه الأمة رضي الله عنهم أجمعين	۹۵. جن دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت دی ، ہم بھی ان کے حق میں جنت کی گواہی دیتے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں جنت کی گواہی دی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات برحق ہے۔ یہ حضرات حسب ذیل ہیں: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ، سعید رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔
٩٦. ومن أَحْسَنَ القول في أصحاب رسول الله ﷺ وأزواجه الطاهرات من كل دنس وذرياته المقدسين من كل رجس ؛ فقد برئ من النفاق	۹۶. جو شخص صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گناہوں سے دور ہونے اور برائیوں سے پاک ہون کی اچھی بات کرے، وہ منافق نہیں ہو سکتا۔
٩٧. وعلماء السلف من السابقين ، ومن بعدهم من التابعين أهل الخير والأثر ، وأهل الفقه والنظر ، لا	۹۷. علماء سلف ، ان کے متبعین نیک لوگ ، اور اہل فقہ اور اہل نظر کو اچھے لفظوں ہی سے یاد کیا جائے گا۔ اور جو ان کی برائی کرے وہ راہ راست پر

يُـذْكَرُونَ إلا بالجميـل ، ومـن ذكـرهم بسـوء فهـو على غير السبيل	نہیں۔
٩٨.ولا نفضـل أحـدا مـن الأوليـاء على أحـد مـن الأنبيـاء عليهم السلام ، ونقول : نـبي واحـد أفضـل مـن جميـع الأولياء	٩٨. کسی ولی کو ہم کسی رسول سے افضل نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ فقط ایک نبی تمام اولیاء سے بڑھ کر ہے۔
٩٩. ونؤمن بمـا جـاء مـن كرامـاتهم ، وصـح عـن الثقـات من رواياتهم	٩٩. اولیاء کی کرامات کو ہم حق سمجھتے ہیں اور جو قصے معتبر حضرات سے مروی ہیں، ان کو بھی درست سمجھتے ہیں۔
١٠٠. ونـؤمن بـأشراط السـاعة منهـا : خـروج الدجـال ، ونزول عيسى ابـن مـريم عليـه السـلام مـن السـماء ، ونـؤمن بطلـوع الشـمس مـن مغربهـا ، وخـروج دابـة الأرض من موضعها	١٠٠. اشراط ساعت (علامات قیامت) مثلاً خروج دجال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور ایک مخصوص چوپایہ جانور کا اس کی جگہ سے نکلنا وغیرہ پر ہم ایمان ویقین رکھتے ہیں۔
١٠١. ولا نصـدق كاهنـا ولا عرافـا ، ولا مـن يـدعي شـيئا يخالف الكتاب والسنة وإجماع الأمة	١٠١. کسی کاہن اور نجومی کی ہم اس کی کہانت اور نجوم میں تصدیق نہیں کرتے۔ اسی طرح کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف بات کرنے والے کسی کی ہم تصدیق نہیں کرتے۔
١٠٢.ونرى الجماعة حقا وصوابا ، والفرقة زيغا وعذابا	١٠٢. جماعت مسلمین کی بات کو درست اور ان کی مخالفت کو گمراہی اور عذاب کا سبب سمجھتے ہیں۔
١٠٣. وديـن الله في الأرض والسـماء واحـد ، وهـو ديـن الإسـلام ، قـال الله تعـالى: ﴿ إن الديـن عنـد الله الإسـلام ﴾ وقـال تعـالى: ﴿ ورضـيت لكـم الإسـلام دينا ﴾	١٠٣. اللہ کا دین آسمان وزمین میں ایک ہی ہے اور وہ "دین اسلام" ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ إن الدين عند الله الاسلام ﴾ (دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی (معتبر) ہے۔) ﴿ورضيت لكم الاسلام دينا ﴾ (تمہارے لیے میں نے دینِ اسلام کو پسند کیا)
١٠٤.وهو بين الغلـو والتقصـير ، وبـين التشـبيه والتعطيـل، وبين الجبر والقدر ، وبين الأمن والإياس	١٠٤. دین اسلام افراط وتفریط کے درمیان، تشبیہ و تعطیل کے مابین، جبر وقدر کے بیچ، اطمینان وناامیدی میں سے ایک راہ اعتدال فراہم کرتا ہے۔
١٠٥. فهذا ديننـا واعتقادنـا ظـاهرا وباطنـا ، ونحـن بـراء إلى الله من كل من خالف الذي ذكرناه وبيناه	١٠٥. یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے، ظاہر میں بھی اور دل میں بھی۔ اور جو کوئی اس کا مخالف ہو، ہم اللہ کے سامنے اس سے بری ہیں۔
ونسـأل الله تعـالى أن يثبتنـا على الإيمـان ، ويختم لنـا بـه ، ويعصـمنا مـن الأهـواء المختلفـة ، والآراء المتفرقـة ،	ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھے اور ایمان پر خاتمہ فرمائے، اور غلط خواہشوں پر چلنے سے، جداگانہ رائے اختیار کرنے سے، اور مشبہ،

والمـــذاهب الرديـــة ، مثـــل المشـــبهة والمعتزلـــة والجهميـــة والجبريـــة والقدريـــة وغـــيرهم ؛ مـــن الذيـــن خـــالفوا الســـنة والجماعـــة ، وحـــالفوا الضـــلالة ، ونحـــن مـــنهم بـــراء ، وهـــم عندنا ضلال وأردياء ، وبالله العصمة	معتزلہ ، جہمیہ ، جبریہ ، قدریہ ، وغیرہ غلط مسالک پر چلنے سے حفاظت فرمائے ، جنہوں نے سنت رسول کی اور جماعت مسلمین کی مخالفت کر کے گمراہی سے ناطہ جوڑ رکھا ہے۔ ہم ایسے گمراہوں سے بری ہیں، اور یہ سب ہمارے نزدیک گمراہ اور بے راہ ہیں۔ اللہ ہی سب کو محفوظ رکھنے والا ہے، اور وہی توفیق بخشنے والا ہے۔